(S_1997_4_377_382)

سپریم کورٹ رپورٹس (1997) SUPP. 4 ایس سی آر

ہریانہ اسٹیٹ الیکٹریسٹی بورڈ اور دیگر

بنام

حکیم سنگھ

30 ستمبر 1997

[ڈاکٹر اے۔ایس۔آنند اور کے۔ٹی۔تھامس، جسٹسز]

ملازمت قانون:

ہمدردانہ تقرری۔کا دعویٰ۔ملازم کی موت کے 14 سال بعد۔بورڈ کے سرکیولر کے مطابق، 3 سال کے اندر تقرری کے لئے درخواست دی جانی چاہئے۔منعقدہ: ملازم کی موت کے 14 سال بعد، اس کا قانونی ورثاء اس طرح دعویٰ پیش نہیں کرسکتا ہے جیسے یہ وراثت کے حق کی بنیاد پر جانشینی کی لکیر ہے۔

ہمدردانہ تقرری:

اس کا مقصد اس خاندان کی مدد کرنا ہے جو واحد روٹی کمانے والے کی بے وقت موت کی وجہ سے اچانک تنگدستی میں ڈوب گیا ہے۔اور اسے عوامی ملازمتوں میں بھرتی کے متبادل طریقے کے طور پر نہیں لیا جانا چاہئے۔

مدعا علیہ کی والدہ نے اپنے شوہر کی موت کے 14 سال بعد درخواست گزار کی جانب سے جاری کردہ 26.9.85 اور 1.10.86 کے سرکیولر کی بنیاد پر اپنے بیٹے کی ملازمت کے لئے درخواست دی

تھی جس میں کہا گیا تھا کہ متوفی ملازم کے خاندان کے ایک رکن کو خیر سگالی کے طور پر ملازمت کے لئے غور کیا جاسکتا ہے بشرطیکہ ملازم کی موت کے تین سال کے اندر اس طرح کی ملازمت کی درخواست کی جائے۔ سرکیولر میں مزید وضاحت کی گئی تھی کہ اس طرح کی شق کا مقصد یقینی طور پر روزگار دینا نہیں تھا۔ مدعاعلیہ کو تقرری سے انکار کر دیا گیا اس نے تقرری کا دعویٰ کرتے ہوئے دائر درخواست دائر کی، درخواست گزار نے اس بنیاد پر اس کی مخالفت کی کہ سرکیولرز میں مقررہ وقت کے اندر درخواست نہیں دی گئی تھی۔ عدالت عالیہ کے واحد جج نے درخواست منظور کرتے ہوئے درخواست گزار کو مدعاعلیہ کے دعوے پر غور کرنے کی ہدایت دی۔ رٹ اپیل خارج کر دی گئی، اس لیے یہ اپیل خارج کر دی گئی۔

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے، یہ عدالت

منعقدہ 1.1. : عوامی خدمت میں تقرری کا قاعدہ یہ ہے کہ وہ میرٹ پر اور کھلی دعوت کے ذریعہ ہونا چاہئے۔ یہ ایک عام راستہ ہے جس کے ذریعے کوئی بھی عوامی ملازمت میں داخل ہوسکتا ہے۔ جیسا کہ ہر قاعدے میں استثنیٰ ہوسکتا ہے، مذکورہ قاعدے میں بھی کچھ استثناء ہیں، جو کچھ ہنگامی حالات کو پورا کرنے کے لئے تیار کیے گئے ہیں۔ اس طرح کے ایک استثناء کے مطابق مرنے والے ملازم کے سوگوار خاندان کو اس کے مدعاعلیہان میں سے ایک کو خالی جگہ پر رکھ کر راحت فراہم کی جاتی ہے۔ اس کا مقصد اس خاندان کی مدد کرنا ہے جو اپنی واحد روٹی کمانے والے کی بے وقت موت کی وجہ سے اچانک تنگدستی میں ڈوب گیا ہے۔ اس طرح کے ریلیف کا مقصد عوامی روزگار میں بھرتی کا متبادل طریقہ کھولنے کے طور پر نہیں لیا جانا چاہئے۔ [1380-سی-ڈی]

1.2. عدالت عالیہ نے بورڈ کو مدعاعلیہ کے دعوے پر غور کرنے کی ہدایت دینے میں غلطی کی ہے کیونکہ درخواست بورڈ کے سرکیولر میں بیان کردہ مدت سے کہیں زیادہ کی گئی تھی۔ عدالت عالیہ نے سرکیولرز میں بورڈ کی طرف سے فراہم کردہ ہمدردانہ راحت کے دائرہ کار کو بڑھا چڑھا کر پیش کرنے میں غلطی کی ہے۔ عدالت عالیہ نے مرنے والے ملازم کے زیر کفالت افراد کے لئے بورڈ کے ذریعہ بنائی گئی دفعات کو لیا ہے۔ اگر میت کے اہل خانہ اس کی وفات کے بعد چودہ سال تک اس کا انتظام کر سکیں تو اس کا کوئی قانونی وارث اس طرح دعویٰ پیش نہیں کر سکتا جیسے یہ وراثت کے حق کی بنیاد پر جانشینی کی لکیر ہو۔ [382-ڈی؛381-ای]

ہریانہ اسٹیٹ الیکٹریسٹی بورڈ بمقابلہ نریش تنور اور دیگر وغیرہ وغیرہ (1996) 2، جے ٹی 542۔ امیش کمار ناگپال بمقابلہ ریاست ہریانہ اور دیگران، [1994] 4 ایس سی سی 138 اور جگدیش پرساد بمقابلہ ریاست بہار اور دیگران، [1996] 1 ایس سی سی 301، جس کا حوالہ دیا گیا ہے۔

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار : دیوانی اپیل نمبر 6917 آف 1997۔

1995 کے ایل پی اے نمبر 757 میں پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے 26.2.96 کے فیصلے اور حکم سے۔

درخواست گزاروں کے لئے محترمہ اندو ملہوترا۔

مدعاعلیہ کی طرف سے شکیل احمد اور محترمہ صفیہ خان۔

عدالت کا فیصلہ بذریعہ سنایا گیا:

جسٹس تھامس، اجازت دے دی گئی۔

ہریانہ اسٹیٹ الیکٹریسٹی بورڈ (مختصر طور پر بورڈ) کی یہ اپیل پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے اس حکم کو چیلنج کرتی ہے جس میں کہا گیا تھا کہ مدعاعلیہ ہمدردی کی بنیاد پر بورڈ کی ملازمت میں تقرری کے اہل سمجھے جانے کے حقدار ہیں۔

اس اپیل کی وجہ بننے والے حقائق درج ذیل ہیں:

جواب دہندہ کے والد حکیم سنگھ بورڈ کی ملازمت میں لائن مین تھے۔ وہ 24.8.1974 کو انتقال کر گئے اور اپنے پیچھے اپنی بیوہ اور نابالغ بچوں بشمول مدعاعلیہ کو چھوڑ گئے۔ حکیم سنگھ کی موت کے تقریباً 14

سال بعد ان کی بیوہ نے ہمدردی کی بنیاد پر اپنے بیٹے (مدعاعلیہ) کو بورڈ کی ملازمت میں تعینات کرنے کے لئے درخواست دی، بنیادی طور پر بورڈ کی طرف سے جاری کردہ دو سرکیولرز کی بنیاد پر، ایک 26.9.1985 کو اور دوسرا، پہلے کی جزوی ترمیم کے طور پر، 1.10.1986 کو، مذکورہ سرکیولر کے مطابق متوفی ملازم کے خاندان کے ایک رکن کو بورڈ کی ملازمت میں ملازمت کے لئے غور کیا جاسکتا ہے۔ خیرسگالی کے طور پر، بشرطیکہ ملازم کی موت کے ایک سال کے اندر اس طرح کی ملازمت کے لئے درخواست کی جائے۔

عدالت عالیہ میں دائر درخواست دائر کرنے والے مدعاعلیہ نے کہا کہ جب ان کے والد کا انتقال ہوا تو ان کی عمر صرف چار سال تھی اور اس لئے ان کی والدہ مقررہ فارم میں صرف اس وقت درخواست دے سکتی ہیں جب وہ اکثریت حاصل کریں اور بورڈ نے اس معاملے میں بار بار کی جانے والی درخواستوں کا کوئی موافق جواب نہیں دیا ہے۔ بورڈ نے اپنا موقف اختیار کیا کہ چونکہ درخواست سرکیولر میں بیان کردہ مدت کے اندر نہیں دی گئی تھی لہذا بورڈ ہمدردی کی بنیاد پر ملازمت کی درخواست پر غور کرنے سے قاصر ہے۔ دائر درخواست کی مخالفت کرتے ہوئے بورڈ نے اپنے موقف کی حمایت میں سوہن لال بمقابلہ ایچ ایس ای بی معاملے میں اسی عدالت عالیہ کے 18.1.1995 کے فیصلے کا حوالہ دیا۔

عدالت عالیہ کے فاضل واحد جج نے سوہن لال کے کیس کو اس بنیاد پر الگ کیا کہ اس میں دعویدار نے اکثریت حاصل کرنے کے بعد پانچ سال تک انتظار کیا اور اس کی وجہ سے وہ ہمدردی کی بنیاد پر ملازمت کے حقدار نہیں تھے، جبکہ موجودہ معاملے میں مدعاعلیہ کے اکثریت حاصل کرنے کے فورا بعد درخواست کی گئی تھی۔ فاضل واحد جج کو عدالت عالیہ کے تین دیگر فیصلوں کی حمایت حاصل ہوئی کیونکہ اس میں موجود حقائق اس معاملے کے حقائق سے زیادہ موازنہ کرتے تھے۔ سرکیولر میں بتائے گئے تین سال کی توسیع کی مدت کو عدالت عالیہ نے ایک نابالغ بچے کے معاملے میں اس تاریخ سے لاگو کیا ہے جس کا اطلاق اس تاریخ سے ہوتا ہے جب وہ میجر بن گیا تھا۔ عدالت عالیہ نے کہا ہے کہ مرنے والے ملازم کو ملازمت دینے کی پالیسی کو نافذ کرنے کا یہ واحد ممکنہ طریقہ ہے جہاں اس کے زیر کفالت افراد نابالغ بچے ہیں۔

حالانکہ بورڈ نے عدالت عالیہ کے ڈویژن بینچ کے سامنے اپیل دائر کی ہے لیکن اسے فوری طور پر خارج کر دیا گیا ہے۔ تاہم ڈویژن بینچ نے فاضل واحد جج کی جانب سے جاری کردہ ہدایات پر عمل درآمد کے لیے بورڈ کو مزید تین ماہ کی مہلت دی۔

خصوصی اجازت کی درخواست پر غور کے دوران یہ کوشش کی گئی کہ فریقین کے درمیان معاملہ بصورت دیگر حل ہو جائے۔ لیکن بورڈ کے ماہر وکیل نے ہدایات لینے کے بعد ہمیں بتایا کہ قانونی حیثیت کے بارے میں فیصلہ اس عدالت سے بہت ضروری ہے کیونکہ اسی طرح کے کئی دعوے بورڈ کے سامنے زیر غور ہیں۔

عوامی خدمت میں تقرری کا قاعدہ یہ ہے کہ وہ میرٹ پر اور کھلی دعوت کے ذریعہ ہونا چاہئے۔ یہ ایک عام راستہ ہے جس کے ذریعے کوئی بھی عوامی ملازمت حاصل کر سکتا ہے۔ تاہم، چونکہ ہر قاعدے میں استثنیٰ ہو سکتا ہے لہٰذا مذکورہ قاعدے میں کچھ استثنیات بھی ہیں جو کچھ ہنگامی حالات کو پورا کرنے کے لئے تیار کیے گئے ہیں۔ اس طرح کے ایک استثناء کے مطابق مرنے والے ملازم کے سوگوار خاندان کو اس کے زیر کفالت افراد میں سے ایک کو خالی جگہ پر رکھ کر راحت فراہم کی جاتی ہے۔ اس کا مقصد اس خاندان کی مدد کرنا ہے جو اپنے واحد روٹی کمانے والے کی بے وقت موت کی وجہ سے اچانک تنگدستی میں ڈوب گیا ہے۔ اس عدالت نے بار بار مشاہدہ کیا ہے کہ اس طرح کی ریلیف فراہم کرنے کا مقصد سرکاری ملازمتوں میں بھرتی کا متبادل طریقہ کھولنے کے طور پر نہیں لیا جانا چاہئے۔

پہلا سرکیولر جس میں مرنے والے ملازم کے لواحقین کو اس طرح کا فائدہ مند اہتمام فراہم کیا گیا تھا، بورڈ نے 14.9.1983 کو جاری کیا تھا جس میں یہ واضح کیا گیا تھا کہ "متوفی ملازم کے خاندان کے صرف ایک رکن کو خیر سگالی کے طور پر بورڈ کی خدمت میں ملازمت کے لئے غور کیا جانا چاہئے اور ارادہ یہ نہیں ہے کہ ملازمت کو کورس کے طور پر فراہم کیا جائے۔ سرکیولر میں مرنے والے ملازم کے زیر کفالت افراد کو ایڈجسٹ کرنے کی مدت ایک سال مقرر کی گئی تھی۔ سرکیولر میں مزید زور دیا گیا ہے کہ 'ملازمت کی درخواست صرف اسی صورت میں قبول کی جائے گی جب بیوہ شوہر کی موت کے فوراً بعد ملازمت کے لیے درخواست جمع کرائے گی۔ 26.9.1983 کو بورڈ نے ایک سرکیولر جاری کیا جس میں واضح کیا گیا کہ اس طرح کی شق کا مقصد یہ نہیں

ہے کہ ملازمت کو یقینی طور پر دیا جائے گا۔تاہم بورڈ نے نابالغ بچوں والی بیوہ کی مدت کو ایک سال سے بڑھا کر تین سال کر دیا ہے بشرطیکہ ملازم کی موت کے ایک سال کے اندر بورڈ کو ایسی ملازمت دینے کی درخواست کی جائے۔

عدالت عالیہ نے اسی عدالت عالیہ کے ایک سابقہ فیصلے پر بھروسہ کیا جس میں انہی سرکیولرز پر غور کرنے کے بعد اس کا مشاہدہ کیا گیا تھا۔

انہوں نے کہا کہ نہ تو ہریانہ حکومت کی سروس میں اور نہ ہی مدعا علیہ بورڈ کی سروس میں 18 سال سے کم عمر کے شخص کو روزگار دیا جا سکتا ہے۔لہٰذا، اگر مرنے والے ملازم کے بچ جانے والے ملازم کے بچ جانے کی صورت میں بورڈ کے 26.9.1985 اور 1.10.1986 کے سرکیولر میں شامل شرط کو نافذ کرنا ناممکن ہے، جس کے تحت ملازم کی موت کے تین سال کے اندر درخواست جمع کرانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ایک ایسی شرط جسے انجام دینا ناممکن ہو اسے عام طور پر من مانی اور غیر آئینی سمجھا جاتا ہے لیکن اگر ایسی شرط کو معقول معنی دیا جا سکتا ہے تا کہ غیر آئینی کے الزام سے بچا جا سکے تو اس تشریح کو ترجیح دی جانی چاہیئے۔لہٰذا 26.9.1985 اور 1.10.1986 کے سرکیولر میں شامل ہدایات کا مطلب یہ ہے کہ نابالغ بچے کے معاملے میں تین سال کی مدت اس کے بالغ ہونے کی تاریخ سے لاگو ہوگی۔

فاضل واحد جج نے مذکورہ بالا مشاہدات کی پیروی کی اور بورڈ کو متنازعہ ہدایات جاری کیں۔

ہمارا خیال ہے کہ عدالت نے اوپر دیے گئے سرکیولرز میں بورڈ کے ذریعہ فراہم کردہ ہمدردانہ ریلیف کے دائرہ کار کو بڑھانے میں غلطی کی ہے۔ایسا لگتا ہے کہ عدالت عالیہ نے اس دفعات کو بورڈ کی طرف سے متوفی ملازم کے زیر کفالت کے لیے بنایا گیا حق سمجھ لیا ہوگا۔اگر متوفی ملازم کے لواحقین اس کی موت کے بعد چودہ سال تک انتظام کر سکتے ہیں تو اس کا کوئی قانونی وارث دعویٰ پیش نہیں کر سکتا گویا یہ وراثت کے حق کی وجہ سے جانشینی کا سلسلہ ہے۔دفعات کا مقصد یہ نہیں بھولنا چاہیئے کہ خاندان کو اس کے واحد کمانے والے فرد کی بے وقت موت کی وجہ سے آنے والے اچانک مالی بحران سے نجات دلانا ہے۔

اس عدالت نے ہریانہ اسٹیٹ الیکٹریسٹی بورڈ بمقابلہ نریش تنور اور دیگر وغیرہ وغیرہ میں مذکورہ سرکیولر کے دائرہ کار پر غور کیا ہے۔ وغیرہ، (1996) 2 جے ٹی 542۔

اس معاملے میں ایک متوفی ملازم کی بیوہ نے اپنے شوہر کی موت کے تقریباً بارہ سال بعد اپنے بیٹے کو بورڈ کی ملازمت میں رکھنے کی درخواست کی تھی، لیکن بورڈ نے اسے مسترد کر دیا تھا۔ جب انہوں نے عدالت عالیہ کا رخ کیا تو بورڈ کو ہدایت دی گئی کہ وہ ہمدردی کی بنیاد پر ان کی تقرری کریں۔ اس عدالت نے امیش کمار ناگپال بمقابلہ ریاست ہریانہ اور دیگران، [1994] 4 ایس سی سی 138، دوسرا جگیش پرساد بمقابلہ ریاست بہار اور دیگر، [1996] 1 ایس سی سی 301 کیس میں اس عدالت کے پہلے کے دو فیصلوں کے بعد عدالت عالیہ کی مذکورہ ہدایات کو توڑ دیا۔ پہلے میں دو ججوں کی بنچ نے نشاندہی کی ہے کہ ہمدردانہ ملازمت دینے کا پورا مقصد فیملی کو اچانک پیدا ہونے والے بحران پر قابو پانے کے قابل بنانا ہے۔ مقصد یہ نہیں ہے کہ اس طرح کے خاندان کے کسی رکن کو مرنے والے کے عہدے کے لئے کم سے کم عہدہ دیا جائے۔ دو ججوں کی بنچ کی جانب سے دیے گئے فیصلے میں کہا گیا ہے کہ مرنے والے ملازمین کے اہل خانہ کی تقرری کا مقصد خاندان کے کمانے والے فرد کی اچانک موت سے پیدا ہونے والی غیر متوقع فوری مشکلات اور پریشانیوں کو دور کرنا ہے۔ فاضل ججوں نے نشاندہی کی کہ اگر مرنے والے ملازم کی موت کے طویل عرصے بعد زیر کفالت شخص کے دعوے کو قبول کیا جاتا ہے تو یہ مرنے والے سرکاری ملازم کے زیر کفالت کی بھرتی کا ایک اور طریقہ ہوگا جس کی حوصلہ افزائی نہیں کی جا سکتی ہے۔

یہ واضح ہے کہ عدالت عالیہ نے بورڈ کو مدعا علیہ کے دعوے پر غور کرنے کی ہدایت دینے میں غلطی کی ہے کیونکہ درخواست بورڈ کے 1.10.1986 کے سرکیولر میں نشاندہی کردہ مدت سے کہیں زیادہ کی گئی تھی۔ جواب دہندہ، اگر وہ بورڈ میں ملازمت حاصل کرنے میں دلچسپی رکھتا ہے تو اسے اب معمول کے راستے سے گزرنا ہوگا۔

لہٰذا ہم اس اپیل کی منظوری دیتے ہیں اور عدالت عالیہ کے فیصلے کو کالعدم قرار دیتے ہیں۔

کے کے ٹی۔

اپیل منظور کی جاتی ہے۔

Sheikh Javiad Alam
2024.08.03 15:39
I am the author of this
document